اسلام کے نام پر حاصل کردہ مملکتِ پاکستان

پاکستان میں اسلامی شعائر کا احترام اور اُس کی وجہ

محدث العصر حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

کہا جاتا ہے کہ دنیا کے نقشے میں پاکستان پہلا ملک ہے جو اسلام اور صرف اسلام کے نام سے وجود میں آیا، یعنی قیامِ پاکستان کے لیے جو سیاسی سطح پر جدوجہد ہوئی وہ صرف اسلام کے نام سے ہوئی۔ متحدہ ہندوستان میں جو تحریک چلائی گئی تمام مسلمانوں کو متحد کیا گیا اور سیاسی تنظیم جس انداز سے ہوئی وہ صرف اسلام کے نام پر ہوئی، عوام یہی سمجھے، خواص یہی سمجھے، علماء یہی سمجھے، جاہل یہی سمجھے، تجارت پیشہ حضرات یہی سمجھے اور مزدور کار یہی سمجھے، غرض قوم کے تمام افراد سے یہی کہا گیا اور اسی انداز سے اتحاد کی کوششیں ہوئیں اور عوام کو یہی باور کرایا گیا کہ پاکستان کے معنی ہیں: ''لا إلٰہ إلا اللّٰہ''۔

البتہ خواص الخواص یا اونچے قائدین یا برطانیہ کے اربابِ اقتدار کچھ اور سمجھے ہوں تو ہوسکتا ہے، بلکہ اس کا یقین ہوتا جارہا ہے کہ ان کی نیت کچھ اور تھی، اور بعد کے حالات سے کچھ اس کی تائید ہوتی ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ اتنے بلند بانگ دعووں کے باوجود آج تک پاکستان میں ان حقائق کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکا جن کا عوام کو یقین دلایا گیا تھا۔ کاش! عوام کو اپنی حالت پر چھوڑتے تو اسلام اتنا رُسوا نہ ہوتا۔ تاجر طبقہ نے کارخانے اور انڈسٹریاں چلاکر مالی و اقتصادی ملک کی حالت مضبوط کی اور علماء امت اور صالحین نے دینی ادارے، دینی مراکز، مساجد وغیرہ دینی نظام کی حفاظت کی۔ پاکستان ایک باوقار مملکت کی حیثیت سے دنیا کی سطح پر اُبھرا، لیکن افسوس کہ عرصۂ دراز تک آئینِ اسلامی سے محروم رہا، وہی برطانیہ کا متعفن نظام جاری رہا اور اب بھی ہے۔ کچھ عرصہ سے برائے نام آئینِ اسلامی وجود میں بھی آیا تو اس کے مطابق قانون سازی کا نظام اب تک شرمندۂ عمل نہ ہوسکا،

بلکہ اسلام کی بیخ کنی کے لیے تدبیریں اختیار کی گئیں، جن کے دہرانے کی ضرورت نہیں۔

ما خانہ رمیدگان ظلمیم

پیغامِ خوش از دیارِ ما نیست

اسلام کا نام لے کر اسلام سے دشمنی

عقل حیران ہے کہ اس بدنصیب ملک کا کیا انجام ہوگا۔ قدرت کی طرف سے ایک شدید سزا مل گئی اور نصف پاکستان ختم کردیا گیا، بقیہ نصف کا اللہ تعالیٰ حافظ وناصر ہو، لیکن اب تک نہ صرف یہ کہ ہوش نہیں آرہا ہے، بلکہ غفلت و بے حسی انتہا تک پہنچ گئی۔ اسلام کے نام سے تمام اسلام کے ساتھ بدترین عداوت کا جو معاملہ ہورہا ہے اس کے تصور سے بھی رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ ایک طرف اگر پنجاب اسمبلی میں قرآن وسنت کی روشنی میں اقتصادی نظام کی باتیں سنائی دے رہی ہیں تو دوسری طرف سوشلزم کے نعرے اتنے زور سے لگائے جارہے ہیں کہ کانوں کے پردے پھٹنے کو آگئے۔ تعجب ہے کہ پنجاب اسمبلی نظامِ زکاۃ رائج کرکے زکوٰۃ وصول کرنے کی قرارداد منظور کرا رہی ہے، گویا باقی سارا اسلامی نظام تو رائج ہوگیا، زکاۃ کے نظام کو درست کرنے کی تدبیر سوچی جارہی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ نماز اسلام کی بنیاد اور بنیادی رکن ہے، اس کے لیے تو کوئی تدبیر نہ سوچی جائے، اسلامی عقائد کی حفاظت کی کوئی تدبیر نہ سوچی جائے، روزہ کی حفاظت کی کوئی تدبیر نہ کی جائے اور ملک میں ماہِ رمضان المبارک میں تمام ہوٹل کھلے رہیں، کوئی احتساب نہیں، شراب وزنا کے لائسنس جاری کیے جاتے ہیں، عریانی وفحاشی کو ہر صورت میں ہوا دی جارہی ہے، اس صورت حال میں صرف زکاۃ کے نظام سے کیا تمام اسلامی نظام قائم ہوجائے گا؟ ہمیں تو اندیشہ ہے کہ صالح طبقہ کے لوگ اپنے اموال کی زکاۃ سے معاشرے کے نادار افراد کی جو خدمت کرنا چاہتے ہیں اس کا دروازہ بھی بند ہوجائے گا۔ زکاۃ کے مالی نظام پر قبضہ کرکے جو حضرات اپنے صدقات وزکوۃ سے اقارب اور فقراء ونادار حضرات کی ہمدردی کرتے ہیں اور کچھ دینی ادارے چلارہے ہیں اس کو بھی گویا ختم کیا جارہا ہے۔ عرصہ سے بارہا یہ کوشش کی گئی جو ناکام ہوئی، خدارا اس قوم پر رحم کرو اور اگر تم سے اس کی صحیح دینی تربیت نہیں ہوسکتی تو اس کو اپنی حالت پر چھوڑ و۔ اربابِ خیر کے لیے ایک ہی دینی راستہ فقراء اور اصحابِ حاجات کی خدمت کرنے کے لیے تھا وہ بھی بند کرنا چاہتے ہو۔ سینکڑوں مسائل ملک میں موجود ہیں، شراب پر پابندی لگانے کے لیے کوئی قرارداد پیش نہ ہوسکی، زنا کے کھلے لائسنس دینے کے لیے کوئی قانون نہ بن سکا، نائٹ کلبوں میں جو بے حیائی وعریانی کے روح فرسا مناظر موجود ہیں ان کے لیے کوئی بل پارلیمنٹ میں

نہ آسکا، ملک میں جو روز افزوں فحاشی و بے حیائی ہو رہی ہے اس کے لیے کوئی قرارداد منظور نہ ہوسکی، سینما اور ٹی وی پر جو کچھ دردناک روح فرسا گندگی اچھالی جارہی ہے اس کے لیے کوئی تدبیر نہیں کی جارہی ہے، ملک میں رشوت ستانی نے قوم کو تباہی و ہلاکت کے گڑھے میں پہنچادیا ہے اس کے لیے کوئی مؤثر غور و فکر نہ ہوسکا۔ خدا فراموش قوم کو با خدا بنانے کے لیے کوئی مؤثر قدم اُٹھانے کی توفیق تو نصیب نہیں ہوئی، اگر رہ گیا تو بس ایک زکاۃ کا مسئلہ؟!

اسلامی قانون بنانے کے لیے آج تک کوئی قدم نہیں اُٹھایا گیا، حق تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینے والے غیر اللہ کے قوانین پر آج تک محاکم میں فیصلے ہو رہے ہیں، اس کے لیے کوئی بل یا قرارداد پیش نہ کی گئی کہ اس لعنت کو اس ملک سے دور کیا جائے، اس کے لیے کیا کیا گیا؟! پاکستان اسلام کے لیے بنایا گیا تھا، تعلیماتی بورڈ سے لے کر مشاورتی کونسل تک اسلام کا کام بجز دغا کے کیا کیا گیا؟! مسلمانوں کا ایک کلمہ طیبہ اسلام کا متفقہ کلمہ رہ گیا تھا اس کو بھی ڈائنامیٹ لگانے کی کوشش جاری ہے۔ منیر رپورٹ (رُسوائے عالم رپورٹ) نے اسلام پر کیسے آرے چلا دیئے؟ کیا اسلام اسی کا نام رہ گیا ہے کہ سیرت کانگرس یا سیرت کانفرنس کر کے اپنے اسلام کا ثبوت دیا جائے؟ ادارہ تحقیقات قائم کر کے قوم کا لاکھوں روپیہ خرچ کر کے الحاد و زندیقیت کا بیج ڈالا جائے؟ اور اسلامی عقائد کو مسخ کر کے رکھ دیا جائے؟ کیا یہ اسلام کی خدمت ہوگی؟! الغرض قیامِ پاکستان کے طویل عرصہ میں وہ کون سی بے حیائی اور کون سا گناہ ہے جس کی پرورش نہ کی گئی ہو؟ اسلام کے چہرہ کو مسخ کر کے کیا کچھ نہیں کیا جارہا ہے؟ ایک زکاۃ کا مسئلہ رہ گیا کہ اس کو حل کیا جائے؟

اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور صحیح سمجھ عطا فرمائے اور اسلام کی حفاظت کی غیبی تدبیر فرمائے، آمین۔

....

پاکستان میں اسلامی شعائر کا احترام اور اس کی وجہ

اگر قریب سے تمام عالمِ اسلام کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوجائے گا کہ الحمد للہ پاکستان میں اب بھی اسلامی شعائر کی تعظیم و احترام بقیہ ملکوں سے بہت زیادہ موجود ہے۔ پاکستانی عوام کے ذریعہ آج بہت کچھ دینی چہل پہل برقرار ہے۔ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد یہ تمام مسجدیں، دینی ادارے، مدرسے، مکتب اور ان میں حکومت کے اثر سے آزاد دینی خدمات جس قدر انجام پارہی ہیں یہ سب پاکستان کے عام اربابِ خیر کی دینی حمیت اور کوششوں کا نتیجہ ہے، روئے زمین کے کسی ملک کے مسلمان بھی اس معاملہ میں پاکستانی اربابِ خیر کی ہم سری نہیں کرسکتے۔

برطانوی اقتدار کے دور میں ہمارے اکابر واسلاف نے جب یہ محسوس کیا کہ حکومت اور طاقت اب غیر اسلامی ہاتھوں میں جارہی ہے اور آئندہ حکومتوں سے کسی خیر اور دینی حمیت کی توقع نظر نہیں آتی، اب تو عام مسلمانوں کی مذہبی اور اخلاقی رہنمائی کی غرض سے دینی خدمات جو بھی ہوں آزاد دینی معاہد و مدارس اور دارالافتاء یا مساجد وخانقاہوں کے ذریعہ انجام دینی ہوں گی اور خود مسلمانوں خصوصاً عوام کو ان کی کفالت کرنی ہوگی۔ اس عاقبت اندیشی کا نتیجہ ہے کہ دینی شعائر کا قیام حکمرانوں کے ہاتھوں سے منتقل ہوکر عام مسلمانوں کے ہاتھ میں آ گیا اور تمام دینی نظام کا دارومدار آزاد ارباب ِخیر اور آزاد اربابِ علم وفکر کی مساعی وتوجہات پر ہوگیا۔ چنانچہ حکمران کافر تھے، جب بھی دین اس ملک میں اسی طرح باقی رہا اور خدا کے فضل سے یہی سنت مستقل طور پر قائم ہوگئی، لیکن دوسرے اسلامی ممالک میں حالات اس سے مختلف رہے۔ آج تک مساجد کی تعمیر جامعات ومعاہد کی تاسیس اور تمام دینی نظام کی کفالت حکومت کے ذمہ ہے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان ملکوں میں جہاں اسلامی حکومت کا دینی مزاج بگڑ گیا تمام دینی نظام بھی اس سے متاثر ہوئے۔ کم وبیش یہی تمام اسلامی ممالک کا حال ہے۔ الحمد للہ کہ تمام پاکستان میں جو کچھ دینی رونق ہے وہ پاکستانی مسلمانوں کی جد وجہد کی مرہونِ منت ہے اور اس کا افسوس ہے کہ حکومت اسلامی کہلانے کے باوجود اس میں کوئی حصہ نہیں لیتی اور شاید حق تعالیٰ کے تکوینی نظام کی مصلحت وحکمت یہی ہو۔

برطانوی اقتدار اور حکومت سے جہاں روح فرسا اذیتیں مسلمانوں کو متحدہ ہندوستان میں پہنچیں وہاں ایک عظیم فائدہ بھی مسلمانوں کو پہنچا کہ انہوں نے دینی خدمتوں کی خود کفالت کرنا اور ان کو حکومت کے اثر سے آزاد رکھنا سیکھ لیا۔ بلاشبہ آج بھی پاکستان تمام عالمِ اسلام کی دینی قیادت کی اہلیت رکھتا ہے اور دینی اقدار تمام عالم سے زیادہ اس خطۂ پاک میں نمایاں ہیں۔ تمام عالمِ اسلام خصوصاً عربی ممالک میں حکومت کے اثر سے یورپ کی نقالی کی جو وبا پھیل گئی ہے' الحمد للہ پاکستان بدرجہا ان سے بہتر حالت میں ہے۔ خدانخواستہ پاکستانی مسلمان بھی اگر اپنی خصوصیات کھو بیٹھیں تو بس اللہ تعالیٰ ہی اسلام کی حفاظت فرمائے گا۔ ضرورت ہے کہ اس عام دینی روح اور اس عمومی دینی مزاج کو بہرصورت وبہرحالت باقی رکھا جائے۔ اسی وسیلہ سے اہالیِ پاکستان کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کی کچھ امید ہوسکتی ہے۔

ربنا لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا ربنا ولا تحمل علينا إصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا أنت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين (آمين)

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....